9/11سے متعلق القاعدہ کے لٹریچر (ادب) کے مندرجات کا جائزہ

A Critical Evaluation of the Post 9/11 Al-Qaida Literature

جمعہ خان

پی ایچ۔ڈی ریسرچ سکالر سیرت سٹڈیز جامعہ پشاور Drjumakhan1968@gmail.com

ڈاکٹر قبلہ آیاز

چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان

Abstract

Al-Qaeda is an institutionalized organization which was championed by Osama Bin Ladin and is currently lead by Ayman Mohammed Rabie al-Zawahiri. It has its own guidelines regarding friendship, war, and reconciliation for Ahle-Kitab and non-Muslims. They viewed that the 9/11 attacks it orchestrated, according to the record are deemed legal. They claim that the action has compatibility with Quran, Hadiths, Seerat-e-Nabavi, followers of the Holy Prophet (PBUH) and Imams of the four sects.

Al-Qaeda regards the attacks as retaliations of US' cruelties on Muslim Ummah around the world. It asserts US and allies have inflicted severe injuries on the Muslims in Sudan, Palestine, Libya, Afghanistan, Sheehan, Kashmir, and Iraq. Muslims are martyred by the US and coalitions through air-strikes, ground action, and naval actions. The children are made orphan and the wives are made widows. It further asserts that Muslims economic development resources are occupied. US targets the innocent Muslims wherever it sees its interests are in danger. Despite truce and reconciliation agreements, US flouts the agreements and waged wars on the Muslims. Having kept in view this abysmal condition of the Muslim, one would resort to what a common course of action in such circumstances.

Al-Qaeda's literature considers war on US, allies, and non-Muslims as legal in the context of their cruelties. What name may be given to the barbaric action it had taken against Japan in the World War-I by throwing nuclear bombs on Japan? The Al-Qaeda organization regards suicide attacks on non-Muslims, war on US, and Jihad as obligatory. The organization even considers the killing of the civilians and innocent also legitimate if these hit.According to A-lQaeda's conviction if Muslims are employed as shelters by the Non-Muslims in such conditions they are martyred, if they are hit in the suicide attacks.

Key words: Imams, Muslims, legal, Development, Innocent

القاعدہ آج دُنیا کی ایک بہت بڑی تنظیم ہے۔ عالمی ذرائع ابلاغ میں اس کا بڑا چرچا ہے۔ اُسامہ بن لادن کو اس کا قائد مانا جاتا تھا۔ ان کے قتل کے بعد اب ڈاکٹر ایمن الظواہری مصری کو اس تنظیم کا قائد مانا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں لاکھوں لوگ اس سے منسلک ہیں۔ یہ ایک منظم اور تربیت یافتہ تنظیم ہے جس میں ہر قسم کے ماہرین موجود ہیں۔ ان کے لٹریچر (ادب) میں ہر زبان کی تحاریر، کتب، رسا

لے، وصیت نامے، فتوے، اخبارات، انٹرویوز، تقاریر، خطبات اور خطوط شامل ہیں۔ القاعدہ الولاء والبراء / دوستی اور دُشمنی، نفرت اور مفاہمت کے متعلق اہل کتاب، غیر مسلم، کفار اور مشرکین کے بارے میں ایک جیسا موقف رکھتا ہے۔ انکے ادب میں جہاد کی تعلیمات، دوستی اور دُشمنی کے لٹریچر، لین دین، تجارت، رہن سہن، ظاہری و باطنی تعلقات اور بین الممالک تعلقات سے متعلق کافی مواد موجود ہے۔ القاعدہ اس لٹریچر میں اکثر شریعت اسلامی کے اولین ماخذ قرآن مجید، احادیثِ نبوی، مغازی رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تعاملتِ نبوی اور سیرت نبوی سے استفادہ کرتے ہیں۔ احادیث کی بڑی بڑی شروح سے مدد لے کر استنباط کرتے ہیں۔ فقہ اسلامی کے چاروں مکتبۂ فکر کی معتبر کتبسے اپنی رائے اور باتکیوضاحتکرتے ہیں۔ آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم، علمائے اُمت اور سلف صالحین کے اقوال، معمولات، اقتباسات اور توضیحات کو بطور مضبوط ثبوت اور دلائل کے بھی پیش کرتے ہیں۔ زندگی کے ہر میدان اور پہلو کے متعلق ان کے لٹریچر موجود ہیں۔ لیکن یہاں پر صرف 11/9 کے واقعہ سے متعلق القاعدہ کے لٹریچر کے مندرجات کا جائزہ لیا جارہا ہے:

1۔ اس واقعہ سے متعلق دستیاب لٹریچر (ادب) میں ایک فتویٰ اور بیان بعنوان " 11 ستمبر کے واقعات کی شرعی حیثیت "[1]
شیخ حمود بن عبد اللہ بن عقلاء الشعیبی کا فتویٰ ہے جو بیس (20) صفحات پر مشتمل ہے۔ اصل متن عربی میں ہے لیکن اس کا اُردو ترجمہ بعنوان بالا دستیاب ہے۔ انہوں نے یہ فتویٰ ایک سوال کے جواب میں دیا ہے۔ سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں پیش آنے والے واقعات پر بہت بحث مباحثہ اور گفتگو سننے کو ملتی ہے۔ کچھ لوگ ان حملوں کو جائز قرار دیتے ہوئے ان کی تائید کرتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ ان کو ناجائز قرار دیتے ہوئے تنقید کرتے ہیں۔ ان دونوں متضاد آراء میں کو ن سی رائے آپ کے خیال میں درست ہے؟ براہ کرم ذرا وضاحت سے جواب دیجئے کیونکہ لوگوں کے ذہنوں میں اس حوالے سے بہت سے اشکال اور شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ جزاکم اللہ۔ جواب میں مفتی صاحب حمد و ثناء کے بعد امریکہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ جب بھی امریکہ کوئی حملہ یا جنگ کرتا ہے تو وہ عوامی رائے کی تائید حاصل کرتا ہے۔

اس سلسلے میں مفتی صاحب "الولاء" مؤمنین سے دوستی اور "البراء" کفار سے عداوت و بیزاری کو آیات قرآنیہ کی روشنی میں عقیدہ دین کے اساسی بنیاد کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی تعلقا ت سیاسی پالیسیوں اور شخصی مصلحتوں کی روشنی میں استوار نہیں کئے جاسکتے۔ اس بارے میں وہ قرآن اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلمکو فیصلہ کن رہنما کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہاں پر وہ اپنے فتویٰ میں کفار کی طرف میلان اور ان سے دوستی و وفاداری کا تعلق قائم کرنے سے منع کرتے ہوئے آیات قرآنیہ کا ذکر کرتے ہیں۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 51، سورۃ الممتحنہ کی آیت نمبر 1، سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 118، سورۃ الممتحنہ کی آیت نمبر 4، سورۃ المجادلۃ کی آیت نمبر 22، سورۃ الزخرف کی آیت نمبر 26، سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 24۔[2]

ان آیات کی وضاحت کے بعد وہ فتویٰ دیتے ہیں کہ امریکہ ایک اسلام دُشمن اور کافر ملک ہے۔ وہ ہر جگہ مسلمانوں پر حملہ آور ہے۔ امریکہ برطانیہ، روس اور دوسری طاقتوں کی مدد سے سوڈان، عراق، افغانستان اور لیبیا وغیرہ کے مسلمانوں پر حملے کر رہا ہے۔ ان مسلمانوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا رہا ہے۔ فلسطینیوں کے خلاف یہود کی مدد کر رہا ہے۔ مفتی صاحب مزید کہتے ہیں

کہ افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں روس کو شکست ہوئی تو امریکہ تکبر کرتے ہوئے اپنے آپ کو سُپر پاور کہنے لگا اور مسلمانوں کے خلاف سرکشی و طغیانی کا رویہ اختیار کیا۔ کیا امریکہ کو مسلمانوں کا دُشمن اور ان کے خلاف مسلسل حالت جنگ میں نہ سمجھا جائے ؟[3] اپنے فتویٰ میں وہ بعض شبہات کا جواب بھی دے رہا ہے۔ پہلا شبہ یہ ہے کہ ہمارے اور امریکہ کے مابین بعض معاہدات ہیں جن کی وفا لازمی ہے۔ جواب میں مفتی صاحب کہتے ہیں کہ امریکہ 11 / 9 کے واقعات میں مسلمانوں کے ملوث ہونے کا کوئی مضبوط ثبوت ابھی تک پیش نہیں کر سکا اور مجاہدین نے اس کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا، جب تک الزامات ثابت نہ ہوں تو نقض عہد کا سوال پیدا نہیں ہوتا جبکہ یہ کتاب اللہ میں بیان شدہ ایک اہم اور مستقل فریضہ ہے۔ اگر یہ بات تسلیم بھی کی جائے کہ مسلمانوں اور امریکہ کے مابین معاہدات ہیں تو امریکہ دُنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف کیوں خونریز کارروائی اور زیادتیاں کر رہا ہے۔ وفائے عہد دونوں فریقوں کا فرض بنتا ہے یہ کارروائی نقض عہد ہی ہے۔ ثبوت کے طور پر وہ سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 12 کا ذکر کرتے ہیں۔ دوسرا شبہ یہ کہ 11 / 9 کے حادثہ میں بے گناہ لوگ بھی مارے گئے تھے۔

اس شبہ کے مفتی صاحب بہت سے جوابات دیتے ہیں:

i صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے ان مشرکین اہل بستی کے بارے میں پوچھا گیا جن پر رات کے وقت حملہ کیا جائے اور ان میں عورتیں اور بچے مارے جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا "ھم منھم" وہ انہی میں سے ہیں۔ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جب عورتیں اور بچے ان کفار کے ساتھ اس طرح ملے جلے ہوں کہ ان میں تمیز اور تفریق ممکن نہ ہو اور حملہ رات کے وقت ہو تو تاریکی میں ان میں تمیز کرنا ممکن نہیں ان کفار کے ساتھ ان کی عورتوں اور بچوں کا قتل ہونا ناجائز نہیں۔ لیکن قصداً ان کا نشانہ بنانا حرام ہے۔[4]

ii کفار کے خلاف مسلمان جرنیل اکثر جنگوں میں منجنیق سے گولے برساتے تھے۔ ان گولوں کو چلانے سے محارب، غیر محارب اور معصوم میں تمیز ممکن نہیں۔ وہ ثبوت میں ابن قدامہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ دُشمن کے خلاف منجنیق نصب کرنا جائز ہے کیونکہ رسول ﷺ نے اہل طائف پر اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے سکندریہ والوں پر منجنیق نصب کی تھی۔

ابن قاسم کے "الحاشیہ" کے حوالہ سے مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ دُشمن کو نقصان پہنچانے کے جواز پر علماء کا اجماع ہے۔ اس لئے کفار پر منجنیق کے گولے برسانا جائز ہے اگر اس میں ان کی عورتیں، بچے، بوڑھے اور راہب بلا ارادہ مارے جائیں۔

iii اپنے فتویٰ کے جواز میں وہ فقہائے کرام کا ذکر کرتے ہیں کہ جہاں کفار مسلمانوں کو بطور ڈھال استعمال کرے تو حسب ضرورت کفار پر حملہ جائز ہے۔ وہ مسلمان معصوم ہیں لیکن حملہ کو پھر بھی جائز قرار دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں ابن تیمیہؒ اور ابن قاسم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اگر کفار کی فوج مسلمان قیدیوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کرے اور جنگ نہ کرنے کی صورت میں مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو حملہ کرنا اور قتال جاری رکھنا جائز ہے، اگر اس کے نتیجے میں مسلمان قیدی بھی مارے جائیں۔

اس صورت میں کفار کے مارنے کا ارادہ کر کے حملہ کیا جا سکتا ہے اگر اس کے نتیجے میں مسلمان قیدی بھی مارے جائیں اور اس رائے سے کسی کا اختلاف نہیں۔[5]

مفتی شیخ حمود بن عبد اللہ نے لوگوں سے ایک سوال پوچھا ہے کہ امریکہ 11/9 کے حملے کو دہشت گردی قرار دیتا ہے۔ لیکن امریکہ کا سوڈان کے دوا ساز فیکٹریوں کو تباہ کرنا اور ان میں کام کرنے والے مزدوروں کو ہلاک کرنے کو کیا نام دیتا ہے؟ جن پر امریکہ نے اپنے جہازوں اور میزائلوں سے حملہ کر دیا۔ ان حملوں میں مسلمان مزدور اور مسلمانوں کا مال و اسباب تباہ ہوا۔ لیبیا، عراق اور افغانستان پر امریکی بمباری اور ان پر اقتصادی پابندی لگائی؟ کیا امریکہ کے ان حملوں میں معصوم اور بے گناہ شہری، بچے، عورتیں اور بوڑھے نہیں مارے جا رہے ہیں؟

مفتی صاحب ابن قدامہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ عورتوں اور بچوں کو قصداً نہ مارا جائے، لیکن اگر رات کے حملے میں یا محا ربین میں گھلے ملے ہونے سے مارے جائیں تو جائز ہے جس طرح دُشمنوں کو قتل کرنے یا پچھاڑنے کی غرض سے ان کے مال مو یشیوں، گھوڑوں وغیرہ کا قتل جائز ہے۔ اس رائے سے کسی کو اختلاف نہیں۔ شب خون مارنا جائز ہے۔ شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں اور غزوہ روم تو شب خون ہی تھا ہمارے علم میں نہیں کہ کسی نے شب خون کو ناپسند کیا مفتی صاحب یہ جواز بھی پیش کرتے ہیں کہ جو لوگ اپنی محارب ریاستوں کی جانب جنگ میں عملاً حصہ نہیں لیتے۔ لیکن اپنے مال و دولت اور مشوروں سے جنگ میں معاون بن رہے ہیں تو یہ لوگ معصوم نہیں بلکہ ان کے معاونین ہیں ان کا قتل جائز ہے اگرچہ وہ بچے، بوڑھے اور عورتیں کیوں نہ ہو۔ مفتی صاحب ابن عبد البر کے حوالے سے مزید وضاحت کرتے ہیں کہ حنین کی جنگ میں حضور ﷺ نے درید بن الصمہ کو اس لئے قتل کر دیا تھا کہ وہ صاحب الرائے تھا اور اپنے مشوروں اور جنگی چالوں کی مدد سے اپنی فوج کی مدد کر رہا تھا۔ اس لئے بالاجماع ایسے بوڑھے کا قتل جائز ہے۔ مفتی صاحب کافی دلائل دینے کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ اگر کفار پر حملہ کی صورت میں بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور مال مویشیوں میں تمیز اور تفریق ممکن نہ ہو اور حملہ ضروری ہو تو اس صورت میں ان کا قتل ہونا جائز ہے۔[6]

اس فتویٰ میں مفتی صاحب معاملہ بالمثل کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کی سورۃ النحل کی آیت نمبر 126 اور سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 40 سے جواز پیش کرتے ہیں۔ وہ ساتھ ہی انتقام بالمثل کے جواز پر علماء اور فقہائے کرام ابن تیمیہؒ، ابن مفلحؒ، ابن حزمؒ اور ابن قیمؒ کی رائے اور روایات ذکر کرتے ہیں۔

مفتی صاحب سیرت النبی ﷺ سے یہود کے نقض عہد اور نبی کریم ﷺ کا ان یہود کے ساتھ تعاملات اور مغازی کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ان یہودیوں کے ساتھ لڑے، ان کو جلاوطن کر دیا اور ان کے لوگوں کو قتل بھی کر دیا[7]

فتوے کا اختتامیہ پانچ صفحوں پر مشتمل ہے۔ اس میں وہ امریکہ کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں کہ وہ افغانستان، فلسطین اور شیشان میں ظلم کر رہا ہے اور جہاد کرنے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔

مفتی صاحب طالبان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے مجاہدین کو پناہ دے رکھی ہے جبکہ ان طا لبان کی مدد کرنا واجب ہے۔ وہ طالبان کی مدد و نصرت کی تائید میں قرآنی آیات کریمہ سورۃ التوبہ آیت نمبر 71، سورۃ المائدہ آیت نمبر 51،12، سورۃ الممتحنہ آیت نمبر 1 اور آیت نمبر 4، سورۃ المجادلہ آیت نمبر 22 اور سورۃ الزخرف آیت نمبر 26 ثبوت کے طور پر پیش کر کے استشہاد اور استفادہ کرتے ہیں۔ وہ مسلمان ریاستوں سے اپیل کرتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے ناطے وہ یہ

خونی تماشا یونہی بیٹھ کر نہ دیکھیں۔ بلکہ ان مسلم ریاستوں کا فرض بنتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں اور ریاستوں کی مدد کریں اور ان کو تنہا نہ چھوڑیں۔ اس سلسلے میں بہت سی احادیث نبوی ﷺ اور مغازی رسول ﷺ کو پیش کیا گیا ہے۔ فتویٰ کے آخر میں پاکستان کے اہل اقتدار کو متنبہ اور متوجہ کرتا ہے کہ امریکی فوجوں کو پاکستانی سرزمین پر ہوائی اڈے دینا اور اپنے وسائل حوالہ کرنا دانش مندی نہیں، کیونکہ وہ یہاں رہ کر پاکستان کے متعلق خاص کر ایٹمی صلاحیت اور مواد کے بارے میں خفیہ معلومات اکٹھا کریں گے، اور پھر موقع پا کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر ایسا حملہ کریں گے جیسا اسرائیل نے عراق کے ایٹمی ریکٹروں اور پروگرام پر کیا تھا۔ کیونکہ امریکہ پاکستان کا کھلا دُشمن ہے۔[8]

2۔ 11/9 سے متعلق ایک اور بیان بعنوان "کیا عالمی تجارتی مرکز پر حملہ دہشت گردی ہے؟"[9] جو دس (10) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا مؤلف، مکتبہ اور تاریخ اشاعت نامعلوم ہے۔ اس بیان میں مذکور ہے کہ 11/9 کے واقعہ کو امریکہ نے بغیر کسی ثبوت کے دہشتگردی قرار دے کر مسلم تنظیموں اور غریب ملک افغانستان کو ذمہ دار ٹھہرایا، جبکہ تمام مسلم ممالک اور تنظیموں نے اس کی تردید کی۔ اقوام متحدہ ہی ابھی تک دہشت گردی کی واضح تعریف کرنے میں ناکام رہا ہے اور دہشت گردی کی جو تعریف کی جاتی ہے وہ امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل پر صادق آتی ہے۔ دُنیا میں جہاں امریکی مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہو تو امریکہ اور ان کے حواری ان کو دہشت گردی کا نام دے کر ان کے خلاف طاقت کا بے تحاشا استعمال کر رہا ہے۔[10]

اس بیان میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ "دہشت گردی سانحہ نیویارک ہے یا افغانستان پر حملہ؟" امریکہ اس حملہ کو دو وجوہا ت کی بنیاد پر دہشت گردی قرار دیتا ہے:

i یہ حملہ اطلاع دیئے بغیر کیا گیا ہے۔

ii اس حملے میں بہت سے بے گناہ لوگ مارے گئے۔

جبکہ امریکہ نے افغانستان پر حملہ کو دہشت گردی کے خلاف جنگ قرار دیا اور اس حملہ کی دو وجوہات بیان کی ہیں:

i مجرموں کو قرار واقعی سزا دینا۔

ii انصاف کرنا۔

اس بیان میں واضح کیا گیا ہے کہ امریکی خفیہ اداروں کو اس حملہ کی اطلاع دی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو وقعت نہیں دی۔ یہا ں تک کہ بعض امریکی عوام بھی اس سے آگاہ تھے۔ جہاں تک بے قصور لوگوں کے مارے جانے کا سوال ہے تو امریکہ کے افغا نستان پر حملے میں کتنے معصوم لوگ مارے جا رہے ہیں؟ 11/9 کا حملہ دہشت گردی نہیں بلکہ یہ امریکہ کا تمام دُنیا میں کیا جانے والا ظلم و ستم اور دہشت گردی کا جواب اور ردعمل ہے جو کسی بھی مظلوم کی جانب سے ممکن ہے۔ امریکہ نے دُنیا بھر میں اپنے دُشمن پیدا کئے ہیں۔ یہ اُن کی دوغلی پالیسیوں کا سبب ہے۔ اُسامہ بن لادن پر الزام لگانے اور اُن کو مجرم قرار دینے کے لئے امر یکہ کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے۔

اس بیان کے مطابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیر نے (21) صفحات میں ستر (70) نکات پر مشتمل جو دستاویز دارالعوام میں پیش کی۔ اخبار گارجین مورخہ 15 اکتوبر 2001ء نے ناقابل اعتماد قرار دیا ہے۔ اس کے باوجود اُسامہ کو مجرم قرار دینا سینہ زوری

نہیں تو اور کیا ہے؟ مجرموں کو پناہ دینا اگر دہشت گردی ہے تو امریکہ اور برطانیہ نے دُنیا کے سارے بڑے بڑے مجرموں کو پناہ دی ہے۔ کیا وہ دہشت گرد نہیں؟

طالبان قوی ثبوت فراہم کرنے کی صورت میں قوانین کے مطابق اُسامہ پر مقدمہ چلانے کے لئے تیار تھے یا کسی تیسرے ملک کی عدالت میں بھی پیش کرنے کو تیار تھے۔ اسلامی قوانین مغربی قوانین کے مقابلے میں سخت ہیں، بغیر کسی ثبوت کے افغانستان پر حملہ اور طالبان کی پُرامن حکومت کو ختم کرنا بین الاقوامی دہشت گردی نہیں تو اور کیا ہے؟[11]

بیان کے مطابق عصرِ حاضر میں کفار کی وضع کردہ اصطلاحات مثلاً بنیاد پرستی، دہشت گردی، شدت پسندی اور انتہا پسندی بہت عام ہے۔ جبکہ قرآن سے ان اصطلاحات کی تائید کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورۃ الفتح آیت نمبر 29، سورۃ التوبہ آیت نمبر 73 اور سورۃ الانفال کی آیت نمبر 60 میں ان کفار اور غیر مسلموں کے ساتھ شدت، سخت گیریت اور دہشت گردی کے ساتھ پیش آنے کا حکم ہوا ہے کہ اے! مسلمانوں کفار سے لڑنے کے لئے تیار رہو، اپنی تمام تر قوت جمع کرو تاکہ ان کفار دشمنوں پر اس تیاری سے دہشت پڑے۔ ان آیات کریمہ کی رو سے 11/9 کا حملہ ممنوع نہیں، لیکن ایسے حملوں میں طریقہ کار یہ اختیار کرنا چاہیے جس میں بے گناہ لوگوں کا ضیاع کم سے کم ہو۔[12]

اس بیان میں کہ "کیا کسی مسلمان کے خلاف کفار کی مدد جائز ہے؟" کی وضاحت آیت قرآنیہ سے کی گئی ہے۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 28 کی رو سے مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کو اپنا دوست بنانا جائز نہیں، اگر کفار سے کوئی معاہدہ کرنا ہو تو کفار سے وقتی طور پر مشروط معاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پاکستان نے امریکہ سے جو غیر مشروط معاہدہ کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کے خلاف معاہدہ ہے جو ناجائز ہے۔ اہل کتاب کے ساتھ دوستی کے بارے میں سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 51 سے استشہاد کیا گیا ہے کہ ان اہل کتاب کو دوست مت بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں جو مسلمان ان سے دوستی کرتا ہے وہ بھی ان اہل کتاب جیسے ہیں۔ وہ بہت ظالم لوگ ہیں۔ سورۃ ہود آیت نمبر 113 میں کفار اور ظالموں کی طرف میلان اور جھکاؤ رکھنے سے مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے۔ اب افغانستان کے بارے میں کفار کی مدد کرنا، اُن کو معلومات فراہم کرنا اور امریکہ کے مسلمانوں کا قتل عام پر خاموش رہنا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں قرآن سے انکار کے مترادف ہے۔

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 118 کی روشنی میں کفار سے خفیہ دوستی رکھنا جائز نہیں اور اپنے رازوں میں اپنوں کے علاوہ کسی کو شریک نہ کرنا، ان کفار کی خوشی مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ ہے وہ مسلمانوں کی خرابی ہی چاہتے ہیں۔ امریکی صدر نے افغانستان پر حملہ صلیبی جنگ قرار دیا، جبکہ اٹلی کے صدر نے مسیحیت کو اسلام سے برتر قرار دیا ہے۔ اس بیان میں یہ ذکر بھی ہوا ہے کہ " اگر سانحہ نیویارک کے مجرم طالبان یا اُسامہ ہوں تو" اس کے جواب میں ذکر ہوا ہے کہ اس سے طالبان حکومت اور اُسامہ بن لادن دونوں نے ملوث ہونے کی سخت تردید کی ہے۔ لیکن اگر دونوں کے ملوث ہونے کے ثبوت مل جائیں یا وہ خود تسلیم کر لیں تو کیا مسلم اُمہ طالبان کی حمایت کرے گی یا نہیں۔ اس سلسلے میں سورۃ الانفال آیت نمبر ے سے ثبوت اور وضاحت دیتا ہے کہ اسلام اقتصادیات پر کفار اور غیر مسلموں کی اجارہ داری تسلیم نہیں کرتا، اور روئے زمین پر حکومت، خلافت اور اقتدار کا حق صرف مؤمنین کو حاصل ہے۔ اس اُصول سے بے خبر مسلمان آج خوار و ذلیل ہیں۔ وہ سورۃ النور کی آیت نمبر 55 سے احکام

قیاس کرتے ہیں کہ خلافت کے حقدار مؤمنین ہیں اور کفار کے اقتصاد پر ضرب لگانا ضروری ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے قریش مکہ کے تجارتی قافلے کے سلسلے میں اقدام کیا تھا۔ جس طرح کفار مکہ نے مسلمانوں کو مصیبت اور دہشت گردی میں مبتلا کیا تھا۔ اس طرح امریکہ نے ساری دُنیا کے مسلمانوں کو تقریباً پچاس (50) فتنوں میں دھکیل دیا ہے تو اس کے ردعمل میں امریکہ کا بھی اقتصادی ڈھانچہ منہدم کرنا اور مسلمانوں کو اُن کی بالادستی سے آزاد کرنا جائز ہے۔ اس حوالے سے 11/9 کا حملہ دہشت گردی نہیں بلکہ امریکی دہشت گردی کا ردِ عمل اور جواب ہے۔

بیان کے مطابق اگر 11/9 کا واقعہ مسلمانوں کی طرف سے اقدام ہو تو یہ ازروئے سنتِ نبوی ﷺ راست اقدام ہے دُنیا بھر کی مسلم اُمہ کو اس کی حمایت کرنا چاہیے، اور امریکہ کی مخالفت میں افغانستان کی حمایت کرنا چاہیے۔ جبکہ امریکی صدر نے افغانستا ن میں جاری جنگ کو "نیکی اور بدی" کی جنگ قرار دیا ہے۔[13]

اس بیان میں "سانحہ نیویارک کے ہلاک شدگان کی موت کا ذمہ دار کون ہے؟" کی بھی وضاحت کی ہے۔ اگر اس واقع کی ذمہ داری طالبان یا اُسامہ پر آپڑتی ہے تو اس کے ذمہ دار یہ نہیں بلکہ خود امریکہ ہے۔ کیونکہ امریکہ نے 1998ء میں افغانستان پر میزائلوں کی بارش برسائی اور اس وقت طالبان نے امریکہ کو جوابی کارروائی کی دھمکی بھی دی تھی تو اس کے ذمہ دار طالبان نہیں بلکہ خود امریکہ ہے۔ اس ضمن میں دوسرا اعتراض مسلمانوں کے ہلاک ہونے کا ہے جو اس مرکز میں کام کر رہے تھے۔ اس کے جواب میں بیان میں وضاحت کی گئی ہے کہ ایک مسلمان کے ہاتھوں مسلمان کا خون لینا حرام ہے لیکن ایک استثناء موجو دہے۔

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 72 کی رو سے جس مسلمان نے بلادِ کفر سے بلادِ اسلام کی طرف ہجرت نہیں کی۔ تم کو ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں جب تک وہ ہجرت نہ کرے، کسی مسلمان کے لئے اس آیت کی رو سے جائز نہیں کہ وہ محض دُنیاوی مفادات کی خاطر کسی مسلمان ملک کو چھوڑ کر غیر مسلم ملک میں مستقل سکونت اختیار کریں۔ جب جنگ کی نوبت آجائے تو اس وقت جو مسلمان اُن کے درمیان مارے جائیں تو اس کے ذمہ دار خود وہ مسلمان ہوں گے جو وہاں رہ رہے ہوں۔ افغانستان میں جاری جنگ کفر اور اسلام کا معرکہ ہے اور جو لوگ بھی اپنے ذاتی مفادات اور دُنیاوی فوائد کی خاطر کفار کے ساتھ مصالحت کر کے جہاد چھوڑ دیتے ہیں تو اُن کے لئے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 24 میں سخت وعید ہے لیکن مسلمان اپنی ذاتی یا قومی مفادات کی خاطر امر یکہ کی افغانستان پر حملہ کرنے کی حمایت کریں، مدد فراہم کریں اور اُن کا ہاتھ بٹائیں تو وہ آیت کی رو سے فاسق اور قابل سزا ہے، جبکہ کفار کے خلاف سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 193 کی رو سے کفار سے اس وقت تک جنگ جاری رکھنے کا حکم ہے جب تک دُنیا سے کفار کا فتنہ ختم نہ ہو جائے۔[14]

3۔ 11/9 اور اس جیسے واقعات سے متعلق القاعدہ کے لٹریچر (ادب) میں شیخ ناصر بن حمد الفہد کی عربی تالیف "حکماستخدام اسلحة الدمار الشامل ضد الکفار" کا اُردو ترجمہ بعنوان "کفار پر عام تباہی مسلط کرنے کی شرعی حیثیت"[15] بھی شامل ہے۔ اصل عربی تالیف دستیاب نہیں، اس کا اُردو ترجمہ حافظ عمار صدیقی نے کیا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق غیر محفوظ ہیں، اس کتاب میں مقدمہ اور باب اول میں مصنف نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا تھا کہ کفار پر عام

تباہی مسلط کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ذرائع ابلاغ کے مطابق القاعدہ امریکہ پر اس قسم کے ہتھیاروں سے حملہ کرنے کا قصد رکھتا ہے۔اس سوال کے جواب میں مصنف لکھتا ہے کہ یہ کوئی متعین اصطلاح نہیں، کفار اس اصطلاح سے ایٹمی، کیمیائی یا حیاتیاتی اسلحہ مراد لیتے ہیں۔لیکن اگر کوئی ملک اس ہتھیار کے استعمال سے ایک ہزار(1000) افراد ہلاک کرڈالے تو یہ لوگ چیخ اُٹھتے ہیں کہ انہوں نے بین الاقوامی قانون کی رو سے ممنوعہ اسلحہ استعمال کیا ہے۔لیکن اگر اس کے برعکس یہی ملک سات(7) ٹن وزنی تباہ کن میزائل استعمال کریں جس کے نتیجے میں چار ہزار(4000) افراد قتل ہو جائے تو کوئی شور نہیں مچاتے کیونکہ یہ بین الاقوامی قانون کے مطابق جائز ہے۔کئی کئی کلو"ٹی این ٹی"بارود سے ہونے والے تباہی منجنیق کے گولے سے ہونے والے نقصان کے مقابلے میں عام تباہی کی حیثیت رکھتی ہے۔جدید ہتھیار ہی عام تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں۔ امریکہ نے عراق کو دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے اسرائیل پر حملہ کیا تو عراق کے خلاف عام تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کئے جائیں گے۔اس کا استعمال امریکہ اور دیگر غیر مسلم اور کفار ممالک کے لئے مباح ہے اور مسلمانوں کے لئے کیوں حرام ہے؟اگر حملہ آور دُشمن سے جان ومال اور عزت بچانے کی ایک صورت یہ ہو کہ تمام حملہ آوروں کو قتل کیا جائے تو علمائے کرام کی رائے میں ان سب کو قتل کرنا جائز ہو گا۔اگرچہ یہ حملہ آور مسلمان ہو۔جبمسلمان حملہ آوروں کے بارے میں شریعت کا یہ حکم ہے تو کفار حملہ آوروں کے خلاف اس قسم کے ہتھیاروں کا استعمال بدرجہ اولیٰ جائز ہو گا اگر اس کے نتیجے میں تمام کفار مارے جائیں[16]

مؤلف آگے لکھتا ہے کہ کسی چیز کو حرام قرار دینا انسانوں کا کام نہیں محض اللہ کا حق ہے۔وہ سورۃ النحل کی آیت نمبر116 سے دلیل قائم کرتا ہے، کفار کا یہ کہنا کہ فلاں چیز بین الاقوامی طور پر ممنوع ہے۔بین الاقوامی قانون سے متصادم ہے۔انسانی حقوق کے چارٹر کی روشنی میں ناجائز ہے اور جنیوا معاہدات کی رو سے غلط ہے سے اتفاق نہیں کرتا اور اس طرح کی اصطلاحات کو کفار کی حربی اصطلاحات کی مہم کا حصہ قرار دیتا ہے۔آپ اس سلسلے میں سورۃ یوسف کی آیت نمبر40، سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر21 اور سورۃ الاعراف کی آیت نمبر54 سے حجت قائم کرتے ہیں۔ان اصطلاحات سے انسانیت کا تحفظ نہیں بلکہ خود اپنا تحفظ مراد ہے جو ممالک ان ہتھیاروں کے پھیلاؤ روکنے کے علمبردار ہیں۔انہوں نے سب سے پہلے یہی اسلحہ استعمال کیا ہے۔امریکہ نے دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے ناگاساکی اور ہیروشیما پر جوہری ہتھیار استعمال کئے ہیں۔[17]

مؤلف کسی کو بھلے طریقے سے قتل کرنے کے بارے میں کافی تفصیل کے ساتھ احادیث نبوی ﷺ اور آیات قرآنیہ سے استشہاد کرکے حجت قائم کرتا ہے کہ اگر مجاہدین اضطراری حالت میں ہو تو دُشمن کو کسی بھی طریقے سے قتل کرنا جائز ہو گا۔اسی طرح عام لوگوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور معصوموں کا مارنا جائز نہیں، لیکن اگر محاربین اور ان معصومین میں تمیز ممکن نہ ہو تو اُن کا قتل کرنا بھی جائز ہو گا۔[18]

باب دوم میں مصنف لکھتے ہیں کہ اگر کفار کے خلاف اور کوئی چارہ نہ ہو تو اُن کے خلاف عام تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کیے جاسکتے ہیں۔امریکہ کے خلاف بغیر کسی دلائل کے ان ہتھیار کا استعمال جائز ہے، کیونکہ امریکہ نے ابھی تک مسلمانوں پر جتنے مظالم کئے ہیں۔وہ دُنیا سے پوشیدہ نہیں، ابھی تک امریکہ نے کروڑوں مسلمانوں کو قتل کئے ہیں۔جبکہ امریکی دھماکوں،

میزائلوں اور گولہ بارود سے مسلمانوں کا جتنا مالی اور اقتصادی نقصان ہوا ہے وہ صرف اللہ کو معلوم ہے اور لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ان حملوں کے نتیجے میں ہجرت پر مجبور ہو کر بے گھر ہو گئے۔ ان حالات کے تناظر میں اگر امریکیوں پر ایسا بم گرایا جائے جس سے ایک کروڑ امریکی مارے جائیں اور اتنا ہی زمینی اور اقتصادی نقصان ہو جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ مؤلف معاملہ بالمثل کو سورۃ النمل کی آیت نمبر126، سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 194 اور سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 40 سے دلیل اخذ کرتا ہے۔ وہ مزید بیان کرتا ہے کہ مشرکین پر شب خون مارنا، جس میں ان کفار کی عورتیں اور بچے بھی مارے جائیں جائز ہے۔ اس سلسلے میں وہ احادیث نبوی ﷺ کی فقہی کتب اور مغازی الرسول ﷺ سے حجت قائم کرتا ہے۔[19]

شیخ ناصر بن حمد الفہد دشمن کی سرزمین کو جلاڈالنے کی جواز کے لئے بھی قرآنی آیات، احادیث نبوی ﷺ، مغازی الرسول ﷺ اور ابواب فقہ سے دلیل پکڑتا ہے۔ باب سوم میں مؤلف زیر بحث مسئلے کے متعلق اہل علم اور فقہاء کی آرائیں ذکر کرتے ہیں۔ ان فقہاء میں سب سے پہلے علمائے احناف میں امام سرخسی کی شرح اسیر الکبیر میں امام محمد بن حسن، امام سرخسی کی "المبسوط" امام کاسانی کی بدائع الصنائع "عبادی رحمہ اللہ علیہم کی "الجوہرۃ النیرہ" کے اقوال اور رائے نقل کرتے ہیں۔ اس کے بعد علماء اور فقہاء مالکیہ میں امام ابن عربی کی "احکام القرآن" ابن فرحون کی "تبصرۃ الحکام" مواق کی "التاج والاکلیل" اور الخرشیؒ کی "شرح خلیل" سے رائے، اقتباسات اور دلائل ذکر کرتے ہیں۔ پھر علماء، مجتہدین اور فقہاء شافعیہ میں سے امام شافعیؒ کی "کتاب الامّ" حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی "فتح الباری" ابن حجر الہیثمی کی "تحفۃ المحتاج" اور امام سیوطیؒ کی "اسنی المطلب" سے دلائل ذکر کرتے ہیں۔ جبکہ علماء، فقہاء اور مجتہدین حنابلہ میں سے امام ابن قدامہؒ کی "المغنی "البہوتیؒ کی "کشاف القناع" البہوتیؒ ہی کی "شرحمنتهی الارادات" الرحیبانیؒ کی "مطالب اولی النہی" سے استدلال کرتے ہیں۔

علمائے ظاہریہ میں سے امام ابن حزمؒ کی کتاب "المحلی" سے دلائل ذکر کرتے ہیں۔ دیگر علماء، فقہاء اور مجتہدین میں امام صنعانیؒ کی "سبل السلام" امام شوکانی کی "نیل الاوطار" اور امام شوکانی ہی کی کتاب "السیل الجرار" سے دلائل اور آراء بیان کرتے ہیں۔[20]

باب چہارم میں مؤلف زیر بحث مسئلہ سے متعلق شبہات اور اُن کے رد کرنے سے مدلل بحث کرتا ہے۔ ان شبہات میں عورتوں اور بچوں کے قتل کی حرمت، زمین میں فساد کی حرمت اور عام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے استعمال سے مسلمانوں کے جانی نقصان کے بارے میں قرآنی آیات، مغازی رسول ﷺ، احادیث نبوی ﷺ، فقہاء، علماء اور مجتہدین کے آراء اور دلائل سے جواب دیا ہے۔

ان تمام بحث سے مؤلف ثابت کرتا ہے کہ مشرکین کے قلعوں کو آگ لگانا، ان کو قتل کرنا، ان کے خلاف عام تباہی پھیلانے والے ہتھیار کا استعمال کرنا، ان کے اقتصاد کو برباد کرنا جائز ہے اگرچہ ان میں مسلمان بھی مارے جائیں جب ان میں تمیز ممکن نہ ہو۔[21]

4۔ 9/11 سے متعلق ابوالجراح الغامدی (احمد الحزنوی) کی" وصیت" بھی شامل ہے[22] جو اُٹھارہ (18) صفحات پر مشتمل وصیت اہمیت کی حاملہے۔ ابوالجراح ان انیس (19) نوجوانوں میں شامل ہے جنہوں نے 9/11، 2001ء کو نیویارک اور واشنگٹن میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور امریکی دفاعی مرکز پینٹاگون پر فدائی حملہ کیا۔ اصل متن عربی میں ہے جو دستیاب نہیں، اس کا

اُردو ترجمہ ابو مسلم نے کیا ہے جو "وصیت" ابو الجراح الغامدی شہید کے نام سے دستیاب ہے۔ اس نے اپنی متاثر کن وصیت میں تمام لوگوں، علمائے اُمت، معلمین، مبلغین، قیدیوں، مجبور، مجاہدین، مسلم اقلیتوں، الاقصیٰ، کشمیر کے نوجوانوں اور غداری کے زخموں سے خون آلود اُمت مسلمہ کو پیغام دیا ہے کہ مایوس نہ ہو جاؤ شکست امریکیوں اور کافروں کا مقدر بن گئی ہے۔

وہ امریکہ، مغرب اور دوسرے کفار کے دُنیا بھر میں مسلمانوں پر ڈھائے گئے ایک ایک ظلم کو گنوا کر یاد دلاتا ہے اور سوال پوچھتا ہے کہ افغانستان، کشمیر اور فلسطین میں مسلمانوں کا جو خون بہہ رہا ہے جو بے عزتیاں ہو رہی ہیں۔ اس کا بدلہ کون لے گا؟ اس موقع پر وہ وصیت کرتا ہے کہ ان کفار کے خلاف جہاد ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ ہر مسلمان پر اس لئے فرض ہے کہ دُشمن مسلمانوں کی سرزمین پر حملہ آور ہے وہ مسلمانوں سے ٹکرا رہے ہیں۔ کفار نے مسلمانوں کو قید کر رکھا ہے اور مزید قید کر رہے ہیں۔ آج کفار تمام اسلامی ملکوں میں زبردستی سے داخل ہو چکے ہیں۔ وہ ابن تیمیہؒ کا حوالہ ان کفار کے خلاف جہاد کرنا فرض عین قرار دیتا ہے۔[23]

ابو الجراح الغامدی اپنی وصیت میں مزید لکھتے ہیں کہ شیخ عمر عبد الرحمن اور دوسرے علمائے کرام اور مجاہدین عظام امریکی قید میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کے حال کا کون پوچھے گا؟ ان قیدیوں پر انسان سوز، ناقابل برداشت اور رسوا کن مظام ڈھائے جا رہے ہیں۔ ان کفار نے اُمت مسلمہ پر قبضہ جما رکھا ہے۔ صرف افسوس حضور ﷺ کی سیرت کا نہیں، افغانستان پر طالبان کا نہیں اللہ تعالیٰ کی حکمرانی کا ہے جس کے ختم کرنے کے کفار در پے ہیں۔ جزیرہ عرب سے قابض اہل کتاب کون نکالے گا؟ عیسائیوں، یہودیوں، فرانسیسیوں اور برطانیہ کے لئے سعودی حکومت نے اپنے دروازے کھول رکھے ہیں۔ سعودی حکومت امریکہ کی وظیفہ خوار بن گئی ہے۔ وہاں امریکہ کی حکمرانی ہے۔ آل سعود نے کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ آل سعود نے امریکی کمپنیوں کو ٹھیکے دیے۔ اُنہوں نے مسلمانوں کے مقابلے میں غیر مسلموں کی مدد کی۔[24]

ان حالات میں غامدی نوجوان مجاہدین، ایمان و عقیدے کے محافظین، شریعت کے نگہبانوں اور میدان جنگ کے شیروں سے جہاد کرنے کا پُرزور اور پُرجوش طریقہ سے مطالبہ کرتا ہے۔ غامدی قرآن و سنت کی روشنی میں تمام مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو غیرت اور حوصلہ دلاتا ہے کہ سب کچھ اللہ کرنے والا ہے آگے بڑھو اور جہاد کرو۔ کیونکہ کفار، منافق اور دُشمن کے جدید میزائل، توپ، جہاز، ایٹم اور اسلحہ اللہ کے سامنے کچھ وقعت بھی نہیں رکھتا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے عزم پختہ ہیں؟ جن کی روح پاکیزہ ہے؟ جو اپنی جان ہتھیلیوں پر لئے پھرتے ہیں اور اسے اللہ کو تحفے کے طور پر دینا چاہتے ہیں۔

ابو الجراح الغامدی امریکہ کو آج کی دُنیا کا اور دورِ حاضر کا سب سے بڑا شیطان قرار دیتا ہے۔ اس طاغوتی امریکہ نے شیشانی مسلمانوں کے خلاف سازش کی، انڈونیشیاء کے خلاف صلیبی جنگ کی، کشمیری مسلمانوں پر جور و استبداد امریکی منصوبہ بندی ہے، مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کو قبضہ میں امریکہ کا اشیر باد حاصل ہے۔

سطح زمین پر مقدس ترین مقامات مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر امریکہ نے قبضہ جما لیا ہے تو کیا ان حالات کو مدِ نظر رکھ کر مسلمانوں میں کوئی مرد مجاہد نہیں، کیا یہ اُمت بانجھ ہو گئی ہے؟[25]

غامدی مزید وصیت کرتا ہے کہ ان تمام حالات کا تقاضا ہے کہ ہم شہیدی حملے کریں جن کا فتویٰ بڑے علمائے کرام شیخ حمود، شیخ عبداللہ، شیخ سلمان، شیخ حسن ایوب، شیخ محمد بن محمد، شیخ اُسامہ بن لادن اور شیخ ابو عمر یوسف نے دیا ہے۔ کیونکہ ہم مزید اپنی ما ؤں اور بہنوں کی بے عزتی برداشت نہیں کرسکتے۔

شہیدی حملوں کے جواز کے بعد وہ نیروبی، دارالسلام اور عدن میں امریکی بیڑے کے حملوں کے خلاف ذکر کرتا ہے کہ اب بھی امریکی مفادات پر حملے کرنا لازمی ہو چکا ہے۔ اپنی وصیت ختم کرنے کے بعد ایک بار پھر علمائے کرام، داعیان دین، نوجوانوں اور مجاہدین سے کفار پر ضرب لگانے کی پُرزور اپیل کرتا ہے۔ جب وہ اپنی بات کی طرف آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے لئے مزید ذلت آمیز زندگی گزارنا ناممکن ہے میں اپنے پیارے گھر والوں کو چھوڑ رہا ہوں، میدان جنگ سج گیا ہے، جنت، باغات اور حور میرے منتظر ہیں، میں شہادت کا متلاشی ہوں، میں ان سب نعم کی تلاش میں اللہ کے دُشمن امریکیوں سے جنگ لڑوں گا جہا ں ملیں گے ان سے لڑوں گا اور انہیں قتل کروں گا۔

غامدی مزید کہتا ہے کہ میں شہادت کا متلاشی ہوں انشاء اللہ اپنے دین کو سربلند اور اعداءِ دین کو قتل کر کے شہادت پاؤں گا۔ میں جہاد کی تیاری کرنے اور تربیت حاصل کرنے اس لئے گھر سے نکلا تھا کہ امریکیوں اور دیگر دُشمنان اسلام کو قتل کر کے اپنے بھا ئیوں کا بدلہ لے سکوں۔ وہ ایک بار پھر امریکی مظالم کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فلسطین، فلپائن، برما، بوسنیا اور کوسوو میں امریکی بربریت عروج پر پہنچ چکی ہے۔ ہم نے سب کچھ داؤ پر لگا کر عزم کئے ہوئے ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ امریکیوں کو ان کی سرزمین پر ان کے بچوں، فوجوں اور خفیہ اداروں کے درمیان مارا جائے۔

امریکہ کی مثال ایک غبارے جیسی ہے۔ ہم نے انہیں امریکہ سے باہر بھی مارا ہے اور آج ہم ان کو اپنے گھر کے عین درمیان میں ماریں گے۔ وہ چیلنج دیتا ہے کہ امریکہ کی وہ جدید سائنس و ٹیکنالوجی کہاں چلی گئی جس نے نہ اُن کی حفاظت کی اور نہ ہی اُن کا دفاع؟ اگر ہم سے امریکہ اپنی فوج بچانا چاہتا ہے تو مقبوضہ علاقوں سے فوراً نکل جائے ورنہ وہ ہمارے جہاد کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔
وہ خالد بن ولیدؓ، صلاح الدین ایوبیؒ اور شیخ عبداللہ عزام کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دُنیا میں مجاہدین کی کوئی کمی نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ اُسامہ بن لادن کی حفاظت فرمائے۔ اگر وہ زندہ رہے یا قتل ہوئے تو جہاد بہر حال جاری و ساری رہے گا۔
آخر میں وہ ایک مرتبہ پھر امریکیوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ ہمارے صبر کا پیمانہ بھر چکا ہے۔ لہٰذا امریکیوں سنو! اپنے کفن تیار کرلو، اپنی قبریں کھودلو، ان شاء اللہ تمہاری موت کا وقت قریب ہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ ہمارے ہاتھوں کافر ریاست کو نیست و نابود فرما اور ہماری کوشش و سعی کو شرف قبولیت فرما۔ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہو یہاں تک کہ ہم دوبارہ جنت میں ملیں۔[26]

5۔ 9/11 سے متعلق القاعدہ کی لٹریچر (ادب) میں شیخ ایمن الظواہری کی اُردو میں ترجمہ شدہ کتاب "صلیبی صیہونی فساد اور عالمی جہاد"[27] نامی کتاب بھی شامل ہے جو ایک سو بیس (120) صفحات پر مشتمل ہے۔

ظواہری جگہ جگہ 9/11 کے حملوں کو مقدس اور مبارک حملے کہتا ہے اور یہ حملے امریکہ، برطانیہ اور دوسرے اتحادیوں کے خلا ف ایک زبردست حملہ قرار دیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ حملہ امریکہ کی عراق، فلسطین، انڈونیشیاء، شیشان، سوڈان، کشمیر اور افغا

نستان میں مسلمانوں کے خون خرابہ، مسلمانوں پر ناقابل برداشت مظالم ڈھانے، اُمت مسلمہ کے خلاف سازشوں اور اُن کے علاقوں پر قبضہ جمانے کا جواب اور رد عمل ہے۔ اس کے بغیر مجاہدین کا اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ امریکیوں کو اپنے گھر کے اندر تھپڑ رسید کریں۔[28]

6۔ 11/9 سے متعلق امام انور العولقی اپنے ایک انگریزی بیان "The Battle of Hearts and Minds" جس کا اُردو ترجمہ ابو عبد اللہ پشتون نے بعنوان "معرکۂ قلوب واذہان" کیا ہے۔ اُردو میں ترجمہ شدہ بیان چھتیس (36) صفحات پر مشتمل ہے۔ انور العولقی بیان میں یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ (US NEWS and World Reports) کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے[29] کہ امریکہ 11/9 کہ حملوں کے بعد مسلسل غلط اقدامات اُٹھا رہا ہے اور غلط جوابی کارروائی کر رہا ہے۔ امریکہ ایک ایسی محاذ آرائی کی مہم پر عمل کر رہا ہے جو سرد جنگ کے انتہائی اعلیٰ ترین درجے پر ہے۔ واشنگٹن اسلام اور مسلم معاشروں پر بذات خود اثر انداز ہونے پر کروڑوں ڈالر خرچ کر رہا ہے۔[30]

11/9 کے تین سال بعد مسلمانوں اور عربوں کا جو رویہ رہا ہے وہ امریکہ پر عدم اعتماد پر مبنی ہے۔ مؤلف کے مطابق اسامہ بن لادن امریکہ سے جنگ جیت رہا ہے۔ اب 11/9 کے سات (7) سال بعد افغانستان میں مسلمان حق پر قائم ہے۔ عراق، صوما لیہ، فلسطین اور چیچنیا میں مسلمان حق پر قائم ہو کر مسلمانوں کے حق میں بہتری لا رہے ہیں جو 11/9 سے قبل ایسی صورت حال نہ تھی۔ بیشتر معاملات مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو رہے ہیں۔[31]

7۔ 11/9 سے متعلق فتوؤں، خبروں اور واقعات کے بارے میں القاعدہ تنظیم کے لٹریچر (ادب) میں "نوائے افغان جہاد"[32] نامی رسالہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے جو اَٹھاون (58) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مجلہ کے 11/9 کے حملوں کے بارے میں فتاویٰ شائع ہو چکے ہیں۔ اسی مجلہ کے دوسرے مضامین میں 11/9 کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور امریکی دفاعی سنٹر پینٹاگون پر حملہ کرنے والے انیس افراد کا تعارف ساحرانہ انداز میں کیا گیا ہے اور انہیں شہداء کہا گیا ہے۔[32]

ان مضامین میں 11/9 کے حملوں کو یوم الفرقان غزوہ بدر کے مشابہ قرار دیا گیا ہے اور امریکی غرور کو خاک میں ملیامیٹ ہو نے سے مشابہ قرار دیا ہے۔ ایک اور مضمون "معرکہ گیارہ ستمبر 11/9 کے بارے میں بہت تفصیل ہے۔ اس مضمون میں 11/9 کے واقعہ کو مبارک واقعات میں شمار کیا گیا ہے کہ اس واقعے نے جہاد نبوی ﷺ کو زندہ کر دیا اس مضمون کی حیران کن چیزوں میں حملہ آوروں کی درد بھری وصیتیں ہیں، اس مضمون میں اُسامہ بن لادن اور ڈاکٹر ایمن الظواہری کے تبصرے بھی شامل ہیں[33] اس مضمون میں 11/9 حملوں کی پوری منصوبہ بندی کے بارے میں بحث ہوئی ہے کہ یہ حملے امریکی مظالم کے ردِ عمل کا نتیجہ ہیں۔ مزید یہ کہا گیا ہے کہ ان حملوں نے امریکی شیطانیت اور غرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔[34]

ایک دوسرے مضمون 11/9 کفر نے کیا کھویا، اُمت نے کیا پایا؟ میں اس واقعہ کو مبارک غزوات شمار کیا ہے اور امریکی غرور کے سانپ کا سر کو کچلنے کے مترادف قرار دیا ہے اور صلیبی صیہونی دِل پر گہرا زخم بتایا گیا ہے۔ ان حملوں کو مجاہدین اور اسلام کی فتح امریکہ اور یہودیوں کی شکست شمار کیا گیا ہے۔

مضمون میں وثوق سے کہا گیا ہے کہ ان مبارک حملوں نے امریکہ کی مادی برتری کو نیست ونابود کر دیا ہے۔ ان حملوں کو امریکہ کو بہت بڑا اقتصادی نقصان پہنچانے کا حملہ قرار دیا ہے۔ اس مجلے میں امریکی حکام کی پالیسیوں اور بیانات سے متعلق خبریں اور مجاہدین کی کامیابیوں کی خبریں بھی شائع ہو چکی ہیں کہ امریکہ عنقریب افغانستان میں ذلت آمیز شکست سے دوچار ہو گا۔[35]

نوائے افغان جہاد کے دوسرے رسالوں میں جلد نمبر4، شمارہ نمبر8، ستمبر/اکتوبر2011ء[36] بھی اہمیت کا حامل ہے جس میں 9/11 کے حملوں سے متعلق اُسامہ بن لادن کا اہم خطاب "گیارہ ستمبر کے مبارک غزوات" اور "شہدائے گیارہ ستمبر کا تعارف" شائع ہوا ہے[37] اس رسالے کے دوسرے مضامین میں "معرکہ گیارہ ستمبر کیسے ہوا؟" ، "گیارہ ستمبر کے شبہات کا ازالہ" اور "معرکہ گیارہ ستمبر" حق کو پہچاننے کے در کھلتے ہیں" شائع ہو چکے ہیں۔[38]

نوائے افغان جہاد کے ایک اور رسالہ جلد نمبر 5، شمارہ نمبر9، ستمبر2012ء میں بھی 9/11 کے بارے میں سید معاویہ حسین بخاری کا مضمون، "معرکہ گیارہ ستمبر" اعداد و تعارض تک" ڈاکٹر ولی محمد کا مضمون "گیارہ ستمبر کے نتیجے میں عالم اسلام اور عالم کفر پر مرتب ہونے والے اثرات" اور شیخ اُسامہ کی زبانی "معرکہ گیارہ ستمبر کی کہانی"[39] شائع ہو چکے ہیں۔ ان تمام مضامین میں ان حملوں کو امریکہ کی تباہی القاعدہ اور عالم اسلام کی کامیابیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

8۔ 9/11 حملوں کے متعلق القاعدہ کے لٹریچر (ادب) میں اُسامہ بن لادن کا الجزیرہ ٹی وی چینل کو دیا ہوا انٹرویو[40] بھی شامل ہے جو اڑتیس (38) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ انٹرویو القاعدہ تنظیم کے اُمور، اپنے دُشمن کے خلاف تنبیہ، جرأت مندانہ اقدامات ، امریکہ کی دُشمنی، تمام دہشت گردانہ کارروائیوں میں القاعدہ کے ملوث ہونے کے بارے میں اُسامہ کے خیالات بیان ہوئے ہیں۔

9/11 واقعات کے بارے میں اُسامہ بن لادن کہتا ہے کہ یہ حملے ہر لحاظ سے معیاری اور بے حد اہم تھے۔ ان حملوں نے امریکہ پر ایسے منفی اثرات مرتب کئے ہیں جو ابھی تک ختم نہیں ہوئے ہیں۔ مالی اور اقتصادی نقصان کے لحاظ سے یہ ناقابل فراموش حملے تھے۔ وہ اس حادثہ میں امریکی نقصانات کا اندازہ بھی لگاتا ہے کہ امریکہ نفسیاتی اور اقتصادی طور پر مفلوج ہوا ہے۔ یہ نقصان آٹھ سو (800) بلین ڈالرز ہے۔ عمارتوں اور تعمیرات کا خسارہ 30 بلین ڈالرز سے زیادہ ہے۔

اُسامہ بن لادن مزید کہتا ہے کہ ان حملوں کے بعد 70 فیصد امریکی عوام ذہنی بیماری اور اضطراب کے شکار ہیں اور ساتھ ہی ان حملوں نے امریکی غرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اُسامہ مزید کہتا ہے کہ حملے امریکی مظالم کا ردِ عمل ہیں[41]

9۔ 9/11 سے متعلق القاعدہ کے لٹریچر (ادب) میں عربی مجلہ "قضایا جہادیہ"[42] جو چھیالیس (46) صفحات پر مشتمل ہے اس مجلہ میں 9/11 کے حملوں، مجاہدین اور القاعدہ کی کامیابیوں اور لائحہ عمل کے بارے میں کافی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اس مجلہ میں اُسامہ بن لادن اور دوسرے القاعدہ قائدین کے اقوال بکثرت ذکر کئے جاتے ہیں۔

10۔ 9/11 کے حملوں سے متعلق ان حملوں میں حصہ لینے والے ابو العباس عبد العزیز الزہرانی کی وصیت "ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے"۔[43]

اصل وصیت عربی میں ہے جو دستیاب نہیں۔ اُردو ترجمہ موجود ہے۔ اس وصیت میں وہ 11/9 کے حملوں میں حصے لینے والے مجاہدین اور دوسرے مجاہدین کو جہاد میں شہید ہونے پر خوش ہونے کی بشارت دیتا ہے۔ وہ تمام مسلمانوں کو جہاد میں حصہ لینے کے لئے وصیت کرتا ہے۔ وہ اپنے والدین کے نام عظمت وشوکت اور کامیاب ہونے کا پیغام دیتا ہے اس وصیت میں اُسامہ بن لادن کے اشعار بھی شامل ہیں۔

11۔ 11/9 حملوں کے بارے میں ایک اور کتاب "فدائی حملہ یا خودکشی"[44] قرآن وسنت کی روشنی میں اہل علم کا تجزیہ جو مجموعہ علمائے عرب نے تالیف کی ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ لیکن اس کا صرف اُردو ترجمہ جو ابو محمد عمر الخطاب البدری نے کیا ہے دستیاب ہے۔ ان علماء میں یوسف بن صالح العییری، الشیخ سلمان بن ناصر العلوان، ڈاکٹر احمد عبد الکریم نجیب اور شیخ حمود بن عقلاء الشعیبی شامل ہیں۔ یہ کتاب 270 صفحات، مختلف مقالات اور فتاوٰں پر مشتمل ہیں۔ اس کتاب میں شامل مقالات اور فتاوٰی میں فدائی / استشہادی یا خودکشی میں فرق کو کافی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ فدائی حملوں کی حق میں کافی دلائل ذکر کئے ہیں کہ کن کن میادین اور حالات میں فدائی یا استشہادی حملے جائز ہیں اور کن حالات میں جائز نہیں اور یہ کہ اس کا جواز عام ہے یا خاص، کیا یہ حملے انفرادی طور پر کیے جاسکتے ہیں یا اجتماعی طور پر جائز ہیں اور ان حملوں کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔ ان مضامین میں دہشت گردی اور فدائی کارروائیوں کی بھی تفصیل موجود ہے۔ ان تمام اُمور سے متعلق مختلف پہلوؤں کو کافی دلائل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

12۔ فدائی اور جہادی حملوں سے متعلق القاعدہ کا لٹریچر (ادب) میں مجلہ INSPIRE (تحریص)[45] بھی شامل ہے جو انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے۔ اُردو زبان میں " تحریص" کے نام سے اس کا ترجمہ دستیاب ہے۔۔ زیر نظر مجلہ تیئس (23) باتصویر صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مجلہ میں 11/9 کے بعد امریکہ کی ہوائی جہازوں کی حفاظت پر خطیر رقم خرچ کرنے کے بارے میں مضامین شائع ہوئے ہیں ان مضامین میں ان حملوں کو کامیاب حملے قرار دیا گیا ہے۔

13۔ 11/9 کے حملوں کے متعلق القاعدہ کے لٹریچر (ادب) میں ضخیم رسالے " حطین "[46] بھی اہم کردار کر رہا ہے۔

حطین وہ میدان ہے جہاں صلاح الدین ایوبی نے صلیبی حملہ آوروں کو عبرت ناک اور فیصلہ کن شکست دے کر اہل کتاب کے تسلط سے مسجد اقصیٰ کو بازیاب کرالیا تھا۔ ان رسالوں میں 11/9 کے متعلق، استشہادی حملوں، جہاد اور الولاء والبراء / دوستی اور دشمنی کے بارے میں مدلل مضامین شائع ہوئے ہیں۔ القاعدہ کے قائدین، رہنماؤں، علماء اور مفتیان کے فتوے شائع ہو رہے ہیں۔ اس رسالے کی زبان اور اندازِ بیان انتہائی سحر انگیز ہے۔

نتائج بحث:

11/9 سے متعلق القاعدہ تنظیم کے لیٹریچر کا بین السطور مطالعہ کے بعد مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں:

1۔ القاعدہ تنظیم کے مطابق دُنیا بھر میں امریکہ، امریکہ کے اتحادیوں، اہل کتاب، کفار، مشرکین اور تمام غیر مسلموں کے خلاف مجاہدانہ کارروائیاں امریکہ اور ان کے اتحادیوں کے مسلمانوں کے خلاف مظالم کا ردِ عمل ہے۔

2۔ القاعدہ تنظیم اور لٹریچر اپنی تمام مجاہدانہ کارروائیوں کو جائز قرار دیتا ہے۔ ثبوت میں وہ قرآن مجید، مغازی رسول ﷺ، سیرت نبوی ﷺ، آثارِ صحابہؓ، تفاسیر قرآن، احادیث نبوی ﷺ، شروحِ حدیث اور فقہ اسلامی کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

3۔ 11/9 کے حملوں کو جائز اور بروقت قرار دیتے ہیں کہ یہ حملے مسلمانوں کے خلاف امریکی مظالم کا نتیجہ ہیں جو امریکہ اور ان کے اتحادیوں نے مسلمانوں پر ڈھائے ہیں۔

4۔ القاعدہ تنظیم کے رہنماؤں نے کفار، اہل کتاب اور دوسرے غیر مسلموں کے خلاف فدائی اور خود کش حملوں کو جائز قرار دیا ہے۔ دلیل کے طور پر اس تنظیم نے علومِ اسلامیہ سے مفصل استشہاد کیا ہے۔

5۔ اس تنظیم نے خود کش، فدائی حملوں اور شب خون مارنے کے جواز میں کافی دلائل پیش کر کے وضاحت کی ہے کہ یہ حملے از روئے شریعت جائز ہیں۔ ان حملوں کے دوران کفار کے معصومین اور مسلمانوں کا مارا جانا بھی جائز ہے اگر ان میں تمیز ممکن نہ ہو اور حملے کرنا لازمی ہوں۔

6۔ القاعدہ کے مطابق ان حملوں کے دوران اگر کفار مسلمانوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہو تو ان حالات میں کفار پر حملہ کر کے مسلمانوں کا شہید کرنا بھی جائز ہے۔

7۔ القاعدہ تنظیم اور لٹریچر نے کفار کے خلاف عام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا استعمال بھی جائز قرار دیا ہے۔

8۔ ان تمام لٹریچر میں القاعدہ نے غیر مسلموں کے خلاف سخت مؤقف اختیار کیا ہے۔ کسی بھی قسم کی رعایت نہیں کی گئی ہے۔

حواشی و مصادر

---

1 شیخ حمود بن عبد اللہ بن عقلاء الشعیبی، 11 ستمبر کے واقعات کی شرعی حیثیت، مکتبہ، مترجم ندارد، 28 جمادی الثانی 1422ھ

2 11 ستمبر کے واقعات کی شرعی حیثیت، ص5

3 ایضاً: ص6

4 ایضاً: ص8

5 ایضاً: ص10

6 ایضاً: ص13

7 ایضاً: ص15

8 ایضاً: ص20

9 کیا عالمی تجارتی مرکز پر حملہ دہشت گردی ہے؟ اس بیان کا مؤلف، مکتبہ اور تاریخ اشاعت ندارد

10 ایضاً: ص1

[11] ایضاً: ص3

[12] ایضاً: ص5

[13] ایضاً: ص9

[14] ایضاً: ص10

[15] شیخ ناصر بن حمد الفہد، کفار پر عام تباہی مسلط کرنے کی شرعی حیثیت، مترجم: حافظ عمار صدیقی، دارالاشاعت الاسلامیہ اُردو بازار لاہور، طبع دوم، سن اشاعت رمضان المبارک 1426ھ

[16] کفار پر عام تباہی مسلط کرنے کی شرعی حیثیت، ص9 تا 12

[17] ایضاً: ص13 تا 16

[18] ایضاً: ص16 تا 20

[19] ایضاً: ص21 تا 27

[20] ایضاً: ص28، 35 تا 46، 58

[21] ایضاً: ص59 تا 72

[22] ابوالجراح الغامدی شہید، وصیت، مترجم: ابو مسلم، مکتبہ، ناشر، تاریخ اشاعت ندارد

[23] ایضاً: ص2 تا 5

[24] ایضاً: ص6 تا 9

[25] ایضاً: ص10 تا 12

[26] ایضاً: ص13 تا 18

[27] شیخ ایمن الظواہری، صلیبی صیہونی فساد اور عالمی تحریک جہاد، مترجم: حافظ عمار صدیقی، مکتبہ، سن اشاعت ندارد

[28] ایضاً: ص120

[29] امام انور العولقی کا انگریزی بیان The Battle of Hearts and Minds کا اُردو ترجمہ (معرکہ قلوب واذہان) مترجم: ابو عبداللہ ھوتن، اسلامی لائبریری، مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسسنگ پاکستان
W:E:salafi.man@live.com, http:\\www.muwahideen.com.nr

[30] The Battle of Hearts and Minds کا اُردو ترجمہ (معرکہ قلوب واذہان) ، ص5، 24

[31] The Battle of Hearts and Minds کا اُردو ترجمہ (معرکہ قلوب واذہان) ، ص25

[32] نوائے افغان جہاد، جلد نمبر 2، شمارہ نمبر 8، رمضان المبارک ستمبر 2009ء

[33] ایضاً: جلد نمبر 2، شمارہ نمبر 8، ص3 تا 13

34 ایضاً: نمبر2، شمارہ نمبر8، ص14 تا20

35 ایضاً: جلد نمبر2، شمارہ نمبر8، ص24 تا26

36 ایضاً: جلد نمبر4، شمارہ نمبر8، ستمبر اکتوبر2011ء

37 ایضاً: جلد نمبر4، شمارہ نمبر8، ستمبر / اکتوبر2011ء، ص23 تا29

38 ایضاً: جلد نمبر4، شمارہ نمبر8، ستمبر / اکتوبر2011ء، ص30 تا41

39 ایضاً:جلد نمبر5، شمارہ نمبر9، ستمبر2012

Nawaiafghan@gmail.com (www.nawaiafghan.wardpress.com,)

40 ایضاً: جلد نمبر5، شمارہ نمبر9، ستمبر2012، ص29 تا47

41 ایضاً: جلد نمبر5، شمارہ نمبر9، ستمبر2012، ص13 تا15

42 اُسامہ بن لادن کا1422ھ / 2001ء ہونے والے تیسیر علّونی نمائندہ الجزیرہ ٹی وی چینل کے ساتھ عربی انٹرویو کا اُردو ترجمہ، شعبان1432ھ۔ / اگست 2011، المواحدین اسلامی لائبریری، مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسسنگ پاکستان،

salafi.man@live.com, http:\\www.muwahideen.com.nr

43 مجلّہ قضایا جہادیہ، شمارہ نمبر2، رمضان1429ھ / ستمبر2008ء

44 ابوالعباس عبدالعزیز الزہرانی، وصیت، ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے، مترجم: صادق مدنی، ورلڈ ڈیٹا پروسسنگ پاکستان، http:\\www.muwahideen.tk

45 مجموعہ علماء العرب، فدائی حملہ یا خودکشی؟، ترجمہ و تقدیم: ابو محمد عمر الخطاب البدری، ناشر، مکتبۃ التوحید والجہاد، ڈسٹری بیوٹر، دارالاشاعت الاسلامیہ اُردو بازار لاہور، سن اشاعت بار اوّل2006ء، مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسسنگ پاکستان

http:\\www.muwahideen.tk, info@muwahideen.tk،

46 مجلّہ "INSPIRE" (تحریص)، شمارہ نمبر3، نومبر 1431ھ / 2010ء، المواحدین، اسلامی لائبریری،

Inspire11malahem@gmail.com, inspire.magazine@hotmail.com

inspire22malahem@fastmail.net, inspire2magazine@yahoo.com